سوال

(325)ایک نکاح پر دوسرا نکاح پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹیکسلا سے ڈاکٹر محمود لکھتے ہیں کہ ایک امام مسجد پیسے کے لالچ میں آکر ایک نکاح شدہ لڑکی کا آگے نکاح پڑھا دیتا ہے حالانکہ اسے بتا دیا گیا تھا کہ اس کا نکاح پہلے ہوچکا ہے اور وہاں سے طلاق نہیں لی ہے آپ کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح نہ پڑھیں اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح نکاح پڑھا دینا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟ کیا ایسا کرنے سے امام کا اپنا نکاح برقرار رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ ایک شادی شدہ عورت کا نکاح کسی دوسرے سے نہیں ہوسکتا جب کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق نہ دی ہو قرآن پاک میں اوضح طور پر یہ ہدایت موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں۔ (4/النساء:24)

اس واضح ہدایت کے باوجود اگر کوئی فرد دانستہ طور پر ایک شادی شدہ عورت کا آگے نکاح پڑھا دیتا ہے تو وہ شریعت اسلامیہ کی حرمت کو پامال کرتا ہے اس طرح وہ شخص بھی مجرم ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے ایسی عورت سے نکاح کرتا ہے اگر نکاح خواں نے نادانستہ طور پر ایسا کیا ہے تو پھر اس نے انتہائی بے احتیاطی کا ثبوت دیا ہے بہر حال یہ نکاح نہیں ہوا اسلامی ضابطے کے مطابق ان میں فوراً تفریق کرادی جائے۔ صورت مسئولہ میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ نکاح خواں کو پہلے بتا دیا گیا تھا اس کے باوجود اس نے نکاح پڑھا کر بڑی نازیبا حرکت کا ثبوت دیا ہے جس پر اللہ کے حضور اس کا ضرور مواخذہ ہوگا لیکن اس کا یہ جرم اس کے نکاح پر اثر انداز نہیں ہوگا شریعت اسلامیہ کی رو سے امام کسی ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہیے جو معاشرہ میں بہترین مقام اور نیک شہرت کا حامل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "کہ اپنے میں سے بہتر افراد کو امامت کے لیے منتخب کرو۔ (بیہقی: 3/90)

لہٰذا اس قسم کے امام کو توبہ کی تلقین کرنی چاہیے اگر توبہ کرلے اور خود معقول شریف ہو تو اس سے درگزر کرتے ہوئے اسے امامت پر بحال رکھا جائے لیکن اگر وہ اپنے جرم پر اصرار کرتا ہے اور اللہ کے حضور اپنی توبہ کا نذرانہ پیش نہیں کرتا تو ایسے شخص کو امامت سے فوراً معزول کردینا چاہیے تاکہ منصب امامت کی توہین نہ ہو۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد :1 صفحہ :344